بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ　　نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ　　وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُودِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in


# جنگ اُحد میں آنحضرت ﷺ کی قبولیتِ دعا اور صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی قربانیاں اور عشقِ رسول ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 08/مارچ 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُحد کی جنگ میں آنحضرت ﷺ کی دعا کی قبولیت جو آپؐ نے اپنے صحابی حضرت سعدؓ کی دعا کی قبولیت کیلئے کی تھی اس کے واقعہ کا یوں ذکر ملتا ہے۔ عائشہ بنت سعدؓ نے اپنے والد حضرت سعدؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں جب لوگوں نے پلٹ کر حملہ کیا تو میں نے کہا کہ ان کو خود سے ہٹادوں گا یا تو میں خود نجات پا جاؤں گا یا میں شہید ہو جاؤں گا۔ اچانک میں نے ایک سُرخ چہرے والے شخص کو دیکھا اور قریب تھا کہ مشرکین اُن پر غالب ہو جائیں تو اُس شخص نے اپنا ہاتھ کنکریوں سے بھر کر اُن کو مارا تو اچانک میرے اور اُس شخص کے درمیان مقدادؓ آگئے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ تھے اور تجھے بُلا رہے تھے۔ مجھے ایسا لگا گویا کہ مجھے کوئی تکلیف ہی نہیں پہنچی۔ میں ایک دم کھڑا ہوا اور آپؐ کے پاس آیا۔ آپؐ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا۔ میں تیر مارنے لگا اور میں کہتا اے اللہ! تیرا تیر ہے تُو اِس کو اپنے دشمن کو مار دے۔ اور رسول اللہ ﷺ کہتے اے اللہ! تُو سعدؓ کی دعا قبول کر لے۔ اے اللہ! سعدؓ کے نشانے کو درست کر دے۔ اے سعدؓ! تجھ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس بارے میں لکھا ہے کہ سعد بن وقاصؓ اپنی آخری عمر تک اِن الفاظ کو نہایت فخر کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کے حکم سے حضرت عمرؓ نے کفار کے حملے کو کس طرح ناکام بنایا۔ اس بارے میں یوں ذکر ملتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کی جماعت کے ساتھ چٹان پر قیام فرما تھے۔ اچانک خالد بن ولید کی

کمان میں قریش کی ایک جماعت پہاڑ کے اوپر پہنچ گئی۔ آنحضرت ﷺ نے دشمن کو اوپر دیکھ کر دعا کی کہ اے اللہ ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ ہم پر غالب آئیں اے اللہ ہماری طاقت و قوت نہیں ہے مگر صرف تیرے ہی ذریعہ۔ اسی وقت حضرت عمر فاروقؓ نے مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ ان لوگوں کا مقابلہ کیا اور انہیں پیچھے دھکیل کر پہاڑی سے نیچے اترنے پر مجبور کر دیا۔ اس واقعہ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا۔ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اور کمزوری نہ دکھاؤ اور غم نہ کرو جبکہ یقیناً تم ہی غالب آنے والے ہو اگر تم مؤمن ہو۔

آنحضرت ﷺ کا زخمی ہونے کے باوجود صحابہؓ کی فکر کرنے کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ جب یومِ اُحد کا تذکرہ کرتے تو فرماتے وہ دن سارے کا سارا طلحہؓ کا تھا۔ پھر اس کی تفصیل بتاتے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس لوٹے تھے میں نے دیکھا آپؐ کا نچلا رباعی دانت ٹوٹ چکا تھا اور چہرہ زخمی تھا اور آپؐ کے رخسار مبارک میں خود کی کڑیاں دھنس چکی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے ساتھی یعنی طلحہؓ کی مدد کرو۔ حضور انور نے فرمایا: یہ واقعات بعض پہلے بھی بیان کر چکا ہوں بعض میں کوئی نئی باتیں ہوتی ہیں کوئی چند ایک نئے فقرے ہوتے ہیں کچھ اور انداز ہوتا ہے اس لئے دوبارہ بیان کر دیتا ہوں۔

مدینے کی عورتوں کے صبر اور رضا کے نمونے کے بارے میں بعض مثالیں ہیں۔ غزوہ اُحد کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے لوٹے تو حضرت مصعب بن عمیرؓ کی بیوی حمنہ بنت جحشؓ کو لوگوں نے اُنہیں اُن کے بھائی اور ماموں کی شہادت کی خبر دی تو انہوں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا لیکن جب اُن کے خاوند کی شہادت کی خبر دی تو وہ رونے لگیں اور بے چین ہو گئیں اور کہا ہائے افسوس! آپؐ کے پوچھنے پر کہ تُو نے ایسا کلمہ کیوں کہا۔ حمنہؓ نے کہا کہ صرف خاوند کے لیے کہا۔ مجھے اُس کے بچوں کی یتیمی یاد آ گئی تھی جس سے میں پریشان ہو گئی اور پریشانی کی حالت میں یہ کلمہ میرے منہ سے نکل گیا۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعبؓ کی اولاد کے لیے دعا کی کہ اے اللہ! ان کے سرپرست اور بزرگ ان سے شفقت اور مہربانی کریں اور ان کے ساتھ سلوک سے پیش آئیں۔

حضرت ہندؓ کو جب اپنے خاوند، بھائی اور بیٹے کی شہادت کا پتا چلا کہ تینوں شہید ہو گئے تو یہ تینوں کو اونٹنی پر مدینہ دفن کرنے کے لیے لے جا رہی تھیں۔ اونٹ کا رُخ جب مدینے کی طرف کیا جاتا تو وہ بیٹھ جاتا اور جب اُحد کی طرف کرتے تو وہ جلدی جلدی چلنے لگتا۔ حضرت ہندؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپؐ کو اس کی

خبر دی تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ اونٹ مامور کیا گیا ہے یعنی اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کام پر لگایا گیا تھا کہ مدینے کی طرف نہ جائے بلکہ اُحد کی طرف رہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تمہارے شوہر نے جنگ پر جانے سے پہلے کچھ کہا تھا۔ حضرت ہندؓ نے کہا کہ جب وہ اُحد کی جانب روانہ ہونے لگے تو انہوں نے قبلہ رخ ہو کر یہ کہا تھا کہ اے اللہ! مجھے میرے اہل کی طرف شرمندہ کر کے نہ لوٹانا اور مجھے شہادت نصیب کرنا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے اونٹ نہیں چل رہا تھا۔ فرمایا کہ اے انصار کے گروہ! تم میں سے بعض ایسے نیکوکار لوگ ہیں کہ اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کوئی بات کریں تو خدا تعالیٰ اُن کی وہ بات ضرور پوری کرتا ہے اور عمرو بن جموحؓ بھی ان میں سے ایک ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ دوسری جنگ عظیم میں جرمنی کی ایک بوڑھی عورت کا بیٹا جنگ میں مارا گیا تھا اور اُس نے ایک مصنوعی قہقہہ لگا کر اس خبر پر اپنے ردعمل کا اظہار کیا تھا تو اُن دنوں میں خبر آئی کہ دیکھو اس عورت نے کتنے صبر کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اُس نے قہقہہ تو لگایا لیکن اُس کا اظہار بوجھ سے دبا ہوا معلوم ہوتا ہے یعنی وہ دل میں رو رہی تھی مگر صحابیہ کا واقعہ یہ نہیں ہے کہ اُس نے ضبط کیا ہوا تھا اور دل میں رو رہی تھی بلکہ وہ دل میں بھی خوش تھی کہ رسول کریم ﷺ زندہ ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ میں جب اس عورت کا واقعہ پڑھتا ہوں تو میرا دل اُس کے متعلق ادب اور احترام سے بھر جاتا ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس مقدس عورت کے دامن کو چھوؤں اور پھر اپنے ہاتھ آنکھوں سے لگاؤں کہ اُس نے میرے محبوب کے لیے اپنی محبت کی ایک بے مثل یادگار چھوڑ دی۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ یہ محبت تھی جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے متعلق ان لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی۔ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں وہ ماں باپ، بہن بھائیوں، بیویوں اور خاوندوں کی پروا نہیں کرتے تھے۔ اُن کے سامنے ایک ہی چیز تھی اور وہ یہ کہ اُن کا خدا اُن سے راضی ہو جائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے رضی اللہ عنہ فرما دیا۔

ایک سیرت نگار لکھتا ہے بلاشبہ مدینے کی مصیبت بڑی دردمند مصیبت تھی لیکن مکہ اور مدینے کے درمیان ایک مصیبت کے وصول کرنے میں دور دراز کا فرق تھا۔ مشرکین مکہ نے اپنی بدر کی مصیبتوں کو کچھ کمزوری، اضطراب اور گھبراہٹ سے وصول کیا جبکہ مدینہ نے اپنی اُحد کی مصیبت کو بے نظیر صبر و ایمان اور صبر و ثبات و شجاعت سے وصول کیا۔ اُحد میں مسلمانوں کو بھی کافی نقصان پہنچا لیکن اُن کا یہ نقصان بے نظیر صبر تھا۔ ایمان تھا اور ثبات و شجاعت تھی۔ مدینے کی فوج کو اُحد میں جو نقصان پہنچا اُس کی وجہ سے مدینے کے باشندوں میں سے کسی کو گھبراہٹ، اضطراب اور کمزوری کا کوئی نشان نہ تھا۔ باقی انشاء اللہ آئندہ۔

فلسطین کے لوگوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔ دشمن تو اپنی تمام تر گھٹیا سوچوں اور حرکتوں کے ذریعہ انہیں تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ بڑی طاقتیں جنگ کو روکنے کی بجائے اسے ہوا دینے کی کوشش کر رہی ہیں پس اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کے ہاتھوں کو روک سکتا ہے۔ اس لئے بہت دعا کریں۔

اسی طرح جس چیریٹی تنظیم کے ذریعہ سے ان کو خوراک یا دوائیاں وغیرہ یا کسی طرح کی مدد مل سکتی ہے وہ احمدیوں کو کرنی چاہئے۔ اپنے حلقہ میں ان کے حق میں ظلم کو ختم کرنے کے بارے میں کوشش بھی کرنی چاہئے۔ خطوط لکھیں سیاستدانوں کو اور ان کو سمجھائیں کہ جو بھی تم لوگ کر رہے ہو بڑا غلط کر رہے ہو۔ فلسطینیوں کو بھی اللہ تعالیٰ دعاؤں اور اپنی روحانی حالتوں کو بہتر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یوکرائن اور روس کی جنگ میں بھی جس میں یورپ اور امریکہ کے براہ راست شامل ہونے کی خبریں آ رہی ہیں اس سے بھی عالمی جنگ کے خطرات مزید بڑھ رہے ہیں۔ اس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر پہلے بھی میں نے کہا تھا اور مجھ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی ایک نسخہ ایٹمی اثرات سے بچنے کا دے چکے ہیں اس کا بھی کم از کم ایک کورس تین تین خوراکوں کا دوبارہ کر لینا چاہئے اسی طرح گھروں میں راشن بھی دو تین مہینے کا احمدیوں کو رکھنا چاہئے اور خاص طور پر جہاں براہ راست جنگ کا خطرہ ہے۔ جنگ نہ بھی ہو تب بھی اس کا فائدہ ہی ہے۔ یمن کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو یہ بھی عقل دے کہ وہ ترقی کے نام پر دنیا کی غلاظتوں میں پڑنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی پہچان کریں۔ مسلمان ملکوں کو بھی اللہ تعالیٰ انصاف پر قائم کر کے ایک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچانے والے ہوں۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے مکرم طاہر اقبال چیمہ صاحب ابن خضر حیات چیمہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک چوراسی فتح پور ضلع بہاولپور کی شہادت کا تذکرہ فرمایا جن کو گزشتہ دنوں شہید کر دیا گیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کا مقام بلند فرمائے۔ رحمت و مغفرت کا سلوک فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد ان کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔